بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلاۃ الاوابین کی وضاحت اور اس کا وقت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اوابین کی نماز بعض علما کے نزدیک اس وقت پڑھی جاتی ہے، جب اونٹ کے پاؤں جلنے لگیں، تو وہ ٹائم کون سا ہے؟ مغرب کی نماز کے بعد اوابین کی جو رکعتیں ادا کی جاتی ہیں، 20 رکعتیں بھی منقول ہیں، تو ان رکعتوں کا نام اوابین کس روایت میں رکھا گیا ہے؟

جواب

"صلاۃ الاوابین" کا مطلب ہے: "اللہ تعالی کی طرف رجوع و توبہ کرنے والوں کی نماز"۔ بعض احادیث مبارکہ میں چاشت کی نماز کو "صلاۃ الاوابین" کہا گیا ہے، اور چاشت کی نماز کا وقت، مکروہ وقت ختم ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے، اور ضحوی کبری یعنی نصف النہار شرعی تک رہتا ہے، البتہ! چاشت کی نماز ادا کرنے کا مختار و افضل وقت یہ ہے کہ چوتھائی دن گزرنے کے بعد (یعنی جب خوب دن چڑھ جائے، اس وقت) پڑھے اور اسی وقت کو حدیث پاک میں اونٹنی کے بچوں کے پاؤں جلنے کا وقت کہا گیا ہے، جبکہ بعض احادیث مبارکہ میں مغرب کے بعد کے نوافل کو بھی "صلاۃ الاوابین" کہا گیا ہے، جس کی بکثرت فضیلت احادیث مبارکہ میں وارد ہے، اس کی کم از کم 6 رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ 20 رکعتیں احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے "عن القاسم الشيباني أن زيد بن أرقم رأى قوما يصلون من الضحى فقال: أما لقد علموا أن الصلاة في غير هذه الساعة أفضل۔ إن رسول اللہ صلى اللہ تعالى عليه وآله وسلم قال: صلاة الأوابين حين ترمض الفصال" ترجمہ: حضرت قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت زید ابن ارقم نے ایک قوم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ حضرات جانتے ہیں کہ اس کے علاوہ دوسری گھڑی (ساعت) میں یہ نماز افضل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اوابین کی نماز تب ہے کہ جب اونٹنی کے بچے کے پاؤں (گرمی کی وجہ سے) جلنے لگیں۔" (صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 515، رقم الحدیث 748، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "والرمضاء الرمل الذي اشتدت حرارته بالشمس أي حين يحترق أخفاف الفصال وهي الصغار من أولاد الإبل جمع فصيل من شدة حر الرمل والأواب المطيع وقيل الراجع إلى الطاعة و فيه فضيلة الصلاة هذا الوقت قال أصحابنا هو أفضل وقت صلاة الضحى" ترجمہ: رمضاء اس ریت کو کہتے ہیں جو سورج کی وجہ سے بہت زیادہ گرم ہو جائے۔ یعنی اس وقت (اوابین کی نماز ہوتی ہے) جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔ "الفصال" اونٹ کے چھوٹے بچوں کو کہتے ہیں، جو "فصیل" کی جمع ہے، اور (یہ اس لیے کہ) ریت کی شدید گرمی سے ان کے کھر جلنے لگتے ہیں۔ اور

"اواب" کا معنی ہے اطاعت کرنے والا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (گناہ سے) رجوع کر کے اطاعت کی طرف آنے والا۔ اس حدیث میں اس وقت نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ہمارے اصحاب نے فرمایا: یہ چاشت کی نماز کا افضل وقت ہے۔ (شرح النووی علی مسلم، جلد 6، صفحہ 30، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اسی طرح مراۃ المناجیح میں ہے: "چونکہ اس زمانہ میں گھڑی نہ تھی اس لیے اوقات کا ذکر علامت سے ہوتا تھا آپ نے دوپہر کو اسی علامت سے بیان فرمایا کہ اونٹ کے بچے اون کی وجہ سے جب گرم ہوجائیں یعنی خوب دن چڑھ جائے وقت گرم ہوجائے، چونکہ اس وقت دل آرام کرنا چاہتا ہے اس لیے اسوقت نماز بہتر ہے۔" (مراۃ المناجیح، جلد 2، صفحہ 297، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

چاشت کی نماز کے وقت کے حوالے سے فتاوی ہندیہ میں ہے: "ومن المندوبات صلاۃ الضحی....ووقتھا من ارتفاع الشمس الی زوالھا" یعنی مستحب نمازوں میں سے چاشت کی نماز بھی ہے، اور اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے لے کر زوال (سے پہلے) تک ہے۔ (فتاوی ہندیہ، جلد 1، صفحہ 112، درا الفکر، بیروت)

چاشت کے افضل وقت کے متعلق حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے: "(وقتھا المختار) ای الافضل (بعد ربع النھار)" ترجمہ: چاشت کی نماز کا مختار یعنی افضل وقت چوتھائی دن کے بعد کا وقت ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، جلد 1، صفحہ 287، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی حوالے سے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 676، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مغرب کے بعد ادا کیے جانے والے نوافل کو بھی اوابین کہا جاتا ہے، چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: "عن عبد اللہ بن عمر، قال: صلاۃ الأوابین، ما بین أن یلتفت أھل المغرب، إلی أن یثوب إلی العشاء" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ "صلوۃ الاوابین" کا وقت اس وقت سے ہے کہ جب نمازی نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوں اور یہ وقت عشاء کا وقت آنے تک رہتا ہے۔ (المصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 14، رقم الحدیث 5922، دار التاج، لبنان)

اسی طرح شرح السنۃ للبغوی، جامع الاحادیث اور کنز العمال میں ہے، والنظم للاول: "عن ابن عباس، قال: إن الملائكة لتحف بالذين يصلون بين المغرب إلى العشاء، وهي صلاة الأوابين" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ فرشتے ضرور ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں، جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ "صلوۃ الاوابین" ہے۔ (شرح السنۃ، جلد 3، صفحہ 474، المکتب الاسلامی، بیروت)

علامہ عبد الرحمن بن محمد شیخی زادہ داماد آفندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "والست بعد المغرب تسمی صلاۃ الأوابین" ترجمہ: اور مغرب کے بعد چھ رکعتیں (پڑھنا مستحب ہے)، جو کہ نمازِ اوّابین کہلاتی ہیں۔ (مجمع الأنھر فی شرح ملتقی الأبحر، جلد 1، صفحہ 131، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مفتی محمد وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "مغرب کے فرض پڑھنے کے بعد کم از کم چھ رکعتیں پڑھنا مستحب ہے، ان کو "اوابین" کہتے ہیں۔ یہ چھ رکعتیں خواہ ایک سلام سے یا دو سے یا تین سلام سے پڑھ سکتے ہیں، (البتہ) تین سلام سے پڑھنا افضل ہے، یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ "اوابین" کے نفل کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں مطلق نماز کی نیت بھی کی جا سکتی ہے، اور سنت کی بھی۔ صلاۃ اوابین کی کم از کم چھ رکعات ہیں اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق بیس رکعتیں ہیں۔" (وقار الفتاوی، جلد 2، صفحہ 230، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4918

تاریخ اجراء: 21 شوال المکرم 1447ھ/10 اپریل 2026ء